عقیدہ توحید

صفاتِ الٰہی

تحریر: محمد طاہر نقیب

بسم الله الرحمٰن الرحیم

ا۔ صفات جمالی:

اللہ، الرحمٰن، الرحیم:

(۱) الرحمٰن، اللہ کے بعد یہ دوسرا لفظ ہے جس کو علم کی حیثیت حاصل ہے اس کا معنی ہے: "بے حد رحم والا" "رحمان" کا لفظ اسلام سے پہلے صرف عیسائی عربوں میں مستعمل تھا، عام اہل عرب میں "الله" کا لفظ مستعمل تھا۔ قرآن مجید کے ہر تسمیہ کے علاوہ دیگر ۵۶ مقامات میں اللہ کو الرحمٰن کہا گیا ہے۔

بظاہر یہ وصف موصوف کی معمولی ترکیب ہے مگر درحقیقت یہ بدل و مبدل منہ ہیں اور یہ اس رمز کی طرف اشارہ ہے کہ عام عربوں کا اللہ اور عرب عیسائیوں کا رحمان دو اجنبی ذاتیں اور دو بیگانہ ہستیاں نہیں بلکہ ایک ہی حقیقت کی دو تعبیریں اور ایک ہی ہستی کے دو نام ہیں۔ اس طرح ان دو مختلف قوموں کو وحدت دین کی دعوت دی گئی جو تعدد اسماء کو تعدد ذات کا مترادف سمجھتی تھیں اور کہا گیا۔ ﴿قل ادعوا الله او ادعوا الرحمن ایا ما تدعوا فله الاسمآء الحسنی ﴾ (بنی اسرائیل ۱۱۰) "اللہ یا رحمٰن جس نام سے چاہو پکارو، اسی کیلئے اچھے نام ہیں۔"

(۲) الرحیم۔ "رحم کرنے والا" رحم کا لفظ رحم مادر سے بنا ہے۔ اس لئے اصل لغت کے لحاظ سے اس لفظ میں مربیانہ محبت کا جذبہ نمایاں ہے۔

الرحمٰن، الرحیم اللہ کی وہ دو صفتیں ہیں جن سے قرآن کا ہر سورہ منور ہے۔ کائنات میں جو کچھ بھلائی ہوئی، جو کچھ ہے، اور جو کچھ ہوگی وہ ان ہی دو صفتوں کا پرتو ہے۔ یہ اللہ کے وہ ذاتی اوصاف ہیں جن کے فیضان کا دروازہ ہر صاحب توفیق کیلئے کھلا ہوا ہے۔ ان صفات کا سب سے بڑا مظہر عفو و درگزر ہے۔ نصرانیوں کی عام دعا میں ایک فقرہ ہے کہ "خداوند! تو ہمارے گناہوں کو معاف کر جس طرح ہم اپنے قرض داروں کو معاف کرتے ہیں" ﴿ لله المثل الاعلی وهو العزیز الحکیم ﴾ (النحل ۶۰) کی رو سے اسلام نے اس تشبیہ کو جائز نہیں رکھا ہے اس نے بال یہ ہے کہ "اے انسان تو اپنے مجرموں کو معاف کر تا کہ اللہ تیرے گناہ معاف کرے" نبی اکرم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جو کوئی اپنے بھائی کے گناہ پر پردہ ڈالے گا اللہ قیامت کے روز اس کے گناہوں پر پردہ ڈالے گا۔ من ستر مسلما

ستره الله یوم القیامة (بخاری کتاب المظالم ۵ / ۱۱۶' مسلم کتاب البر ۱۶ / ۱۳۵) قرآن کہتا ہے کہ تم دوسروں کو معاف کرو کہ اللہ تم کو معاف کرے گا۔ ﴿ان تبدوا خیراً او تخفوه اوتعفوا عن سوء فان الله کان عفواً قدیراًo﴾ (نساء ۱۴۹) "اگر تم کوئی نیکی دکھا کر یا چھپا کر کرو' یا کسی کی برائی معاف کرو تو اللہ (بھی) معاف کرنے والا قدرت والا ہے۔" "ایک دفعہ عہد نبوت میں بارگاہ عدالت قائم تھی' ایک مجرم کو سزا دی جارہی تھی۔ اس کا منظر دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ کا رنگ متغیر ہو رہا تھا۔ اداشناسوں نے سبب دریافت کیا تو فرمایا کہ امام تک معاملہ پہنچنے سے پہلے ہی اپنے بھائیوں کو معاف کر دیا کرو۔ اللہ معاف کرتا ہے اور عفوو درگزری پسند کرتا ہے۔ تم بھی معاف اور درگزر کیا کرو۔ کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ اللہ تمہیں بھی معاف کرے؟ وہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ (مستدرک للحاکم جلد ۴)

"انما یرحم الله من عباده الرحماء" یقیناً اللہ پاک اپنے بندوں میں سے رحم دلوں پر ہی رحم فرماتے ہیں۔ (بخاری کتاب الایمان والنذور ۱۱ / ۵۴۹' مسلم کتاب الجنائز ۶ / ۲۲۵) رحمت و شفقت اللہ کی خاص صفت ہے مگر اللہ کی رحمت و شفقت کے وہی مستحق ہیں جو دوسروں پر شفقت و رحمت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا الراحمون یرحمهم الرحمن ارحموا اهل الارض یرحمکم من فی السماء رحم کرنے والوں پر وہ رحم والا بھی رحم کرتا ہے۔ لوگو تم زمین والوں پر رحم کرو تو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔" (ابوداؤد باب فی الرحمة ۵ / ۲۳۱ ترمذی ۴ / ۲۸۵ وقال حسن صحیح) تمام رشتہ داریاں اور قرابتیں رحم کے تعلق پر قائم ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان الرحم شجنة من الرحمن فقال الله: من وصلك وصلته ومن قطعك قطعته "رحم کی جڑ رحمان سے ہے "اللہ فرماتا ہے "اے رحم' جو تجھ کو قطع رحم کرے گا' میں اس کو قطع کروں گا۔ جو تجھ کو ملائے گا اس کو میں بھی ملاؤں گا۔" (بخاری کتاب الادب ۱۰ / ۴۳۰' ترمذی ۴ / ۲۸۵) پھر فرمایا جو انسانوں پر رحم نہیں کرتا اللہ اس پر رحم نہیں کرتا (بخاری ۱۰ / ۴۴۰ مسلم ۱۵ / ۷۶) بخاری شریف میں اس روایت کے یہ الفاظ ہیں: من لا یَرحم لا یُرحم "جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جعل الله الرحمة فی مائة جزء فامسك عنده تسعة و تسعین جزء ا وانزل فی الارض جزء ا واحدا فمن ذلك الجزء تتراحم الخلق حتی ترفع الفرس حافرها عن ولدها خشیة ان تصیبه "اللہ نے رحم کے سو (۱۰۰) حصے کئے ۹۹ حصے اپنے پاس رکھے اور ایک حصہ زمین والوں کو عطا کیا اسی کا یہ اثر ہے کہ مخلوق ایک دوسرے کے ساتھ رحم و شفقت سے پیش آتی ہیں یہاں تک کہ گھوڑی بھی اپنے بچہ کیلئے اس خوف سے پاؤں اٹھالیتی ہے کہ اس کو صدمہ نہ پہنچے" (صحیح

بخاری ۴ ۲۲۶)

(۳) جمال: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دفعہ صحابہؓ کے مجمع میں فرما رہے تھے کہ "جس کے دل میں غرور کا ایک ذرہ بھی ہوگا وہ بہشت میں داخل نہیں ہوگا۔ ایک صحابیؓ نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) انسان چاہتا ہے کہ اس کے کپڑے اچھے ہوں، اس کا جوتا اچھا ہو، کیا یہ بھی غرور ہے؟ فرمایا۔ "ان الله عزوجل جميل يحب الجمال" (صحیح مسلم کتاب الایمان ۲ ۸۹) "اللہ تعالیٰ جمال والا ہے جمال (خوبصورتی) کو پسند فرماتا ہے۔ یہ غرور نہیں، غرور حق کو پامال کرنا اور انسانوں کو دبانا ہے۔" یہی روایت حدیث کی دوسری کتابوں میں ان الفاظ کے ساتھ ہے۔ "اللہ جمال والا ہے وہ جمال کو پسند کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کے بندے پر اس کی نعمت کا اثر ظاہر ہو" (كنز العمال كتاب الزينة بحواله شعب الايمان بيهقى) یہ روایت بھی ہے "اللہ جمیل ہے جمال کو پسند کرتا ہے وہ سخی ہے سخاوت کو پسند کرتا ہے وہ پاک صاف ہے صفائی اور ستھرے پن کو پسند کرتا ہے۔" (كنز العمال بحواله كامل لابن عدى)۔ روایت کے یہ الفاظ بھی آئے ہیں "وہ جمیل ہے، جمال کو پسند کرتا ہے۔ اخلاق عالیہ سے محبت اور بداخلاقیوں سے نفرت رکھتا ہے" (ایضاً بحوالہ معجم اوسط طبرانی)

ایک موقع پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہؓ کو نصیحت فرماتے ہیں "اے عائشہ اللہ نرمی والا ہے، وہ ہر بات میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔" (بخاری کتاب الاستتابۃ ۱۲ ۲۹۳، مسلم ۱۴ ۱۴۶)

(۴) پاکیزگی: ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ میں ارشاد فرمایا "ان الله طيب لا يقبل الا طيبا" لوگو اللہ پاک ہے اور پاک ہی کو قبول کرتا ہے (صحیح مسلم کتاب الزکاۃ ۷ ۱۰۰)

پاکیزگی اور لطافت اللہ کی صفتیں ہیں۔ اس لئے اللہ کے ہر بندہ کو بھی پاک وصاف رہنا چاہئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ان الله طيب يحب الطيب و نظيف يحب النظافة فتنظفوا ولا تشبهوا اليهود (ترمذی فی النظافہ وضعفہ ۵ ۱۰۳) "اللہ پاکیزہ ہے، پاکیزگی کو پسند کرتا ہے۔ اور پاک صاف ہے، پاکی اور صفائی کو پسند کرتا ہے تو تم بھی پاک صاف رہا کرو۔ یہودیوں کی طرح گندے نہ ہو۔

(۵) یکتائی: مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا "ان الله وتر يحب الوتر" "اللہ یکتا (وتر) ہے وہ یکتا (وتر) کو پسند کرتا ہے۔ (بخاری کتاب الدعوات ۱۱ ۲۱۸، مسلم کتاب الذکر ۱۷/ ۵، ابوداؤد باب استحباب الوتر ۲ ۱۲۸، ترمذی الوتر لیس بحتم ۲ ۳۱۶)

بخل اللہ کی صفت نہیں مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسماء رضی اللہ عنہا سے فرمایا لا توكى فيوكى

علیك ''تم اپنی تھیلی کے منہ بند نہ کرو ورنہ تم پر تھیلی کا منہ بند کیا جائیگا'' (بخاری کتاب الزکاۃ ۳ ۳۵۱) من کان فی حاجة اخیه کان الله فی حاجته یہ تعلیم دی گئی ہے کہ جب تک تم اپنے بھائی کی مدد میں ہو' اللہ تمہاری مدد میں ہے (بخاری ۵ ۱۱۶' صحیح مسلم ۱۶ ۱۳۵)

(۶) غیرت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: والله ما من احد اغیر من الله اللہ کی قسم! کوئی بھی اللہ پاک سے بڑھ کر غیرت مند نہیں ہے۔ (بخاری کتاب الکسوف ۲ ۶۱۵' مسلم ۶ ۲۰۱) ما من احد اغیر من الله من اجل ذلك حرم الفواحش ''اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں' اسی لئے اس نے بے حیائیوں کو حرام قرار دیا ہے۔'' (بخاری کتاب التوحید ۲ ۳۹۵' مسلم کتاب التوبۃ ۱۷ ۷۷) ان الله یغار وغیرة الله ان یاتی المومن ماحرم الله بیشک اللہ غیرت کرتا ہے اور اللہ اس بات سے غیرت کرتا ہے کہ مؤمن اس کے حرام کردہ چیز کا ارتکاب کرے۔ (بخاری کتاب النکاح ۹ ۲۳۰)

(۷) عدل: اللہ ظلم سے پاک ہے۔

﴿وان الله لیس بظلام للعبید﴾ (آل عمران ۱۸۲' الانفال ۵۱' الحج ۱۰) ''اور بے شک اللہ بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔'' اس لئے اس کے بندوں کا فرض ہے کہ وہ بھی آپس میں ایک دوسرے پر ظلم نہ کریں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی زبان سے اس تعلیم کو ان الفاظ میں ادا فرمایا۔ یا عبادی انی حرمت الظلم علی نفسی وجعلته بینکم محرماً فلا تظالموا (مسلم کتاب البر ۱۶/ ۱۳۲' مسند ابن حنبل ۵/ ۱۶۰) ''اے میرے بندو میں نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کیا ہے اور اس کو تمہارے درمیان بھی حرام کیا ہے' تو تم آپس میں ایک دوسرے پر ظلم نہ کرنا۔''